26مارچ2020ء

کورونا وائرس کی وبا کے اثرات سے نمٹنے کے لیے اسٹیٹ بینک اور پاکستان بینکس ایسوسی ایشن نے ریلیف پیکیج جاری کر دیا

بینک دولت پاکستان نے کورونا وائرس کی وبا کے ممکنہ معاشی اثرات کے پیش نظر پاکستان بینکس ایسوسی ایشن (پی بی اے) کی شراکت سے ایک جامع ریلیف پیکیج کا اعلان کیا ہے۔ اس پیکیج سے متعلقہ فریقوں بشمول گھرانوں اور کاروباری اداروں (مائیکرو فنانس، ایس ایم ایز، کارپوریٹس، کمرشل، خردہ، اور زراعت) کو تعطل کے اس عارضی مرحلے میں اپنے مالی امور نمٹانے میں مدد ملے گی۔ اس پیکیج کے خاص خاص نکات یہ ہیں:

بینکوں کی مجموعی قابل قرضہ رقوم بڑھادی گئی ہیں۔ بینکاری شعبے کو کاروباری اداروں اور گھرانوں کو اضافی قرضوں کی فراہمی میں مدد دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے کیپیٹل کنزرویشن بفر (CCB) میں کمی کر کے اسے موجودہ 2.50 فیصد سے 1.50 فیصد کر دیا ہے۔ اس طرح بینک تقریباً 800 ارب روپے کی اضافی رقم کو مزید قرض دینے کے لیے استعمال کرنے کے قابل ہو جائیں گے جو ان کے موجودہ واجب الادا قرضوں کے تقریباً 10 فیصد کے مساوی ہے۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے مزید ہدایات تک سی سی بی کی یہ کم کی گئی سطح لاگو رہے گی۔

ایس ایم ایز کو قرضوں کی ضوابطی حد مستقل طور پر بڑھادی گئی ہے۔ خطرے سے گریز کی بلند سطح اور معاشی مندی کے ادوار میں عام طور پر قرضوں میں سکڑاؤ کے زیادہ اثرات ایس ایم ای شعبے پر مرتب ہوتے ہیں۔ لہٰذا، بینکوں کو ریٹیل ایس ایم ایز کو اضافی قرضوں کی فراہمی کی ترغیب دینے کے لیے اس کی موجودہ 125 ملین روپے کی ریگولیٹری ریٹیل حد میں مستقل اضافہ کرتے ہوئے اسے فوری طور پر 180 ملین روپے کر دیا گیا ہے۔ اس اقدام سے بینکوں کو سہولت ملے گی کہ وہ ریٹیل ایس ایم ایز کو زیادہ قرضے فراہم کر سکیں۔

انفرادی طور پر قرض لینے والوں کے لیے قرض گیری کی حدود میں ایک سال کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ افراد کی بینکوں سے قرضے لینے کی صلاحیت ان کی قرض کا بوجھ برداشت کرنے کی صلاحیت کی وجہ سے محدود ہو جاتی ہے، جس کا تعین ان کی آمدنی کی فیصد شرح سے کیا جاتا ہے اور جسے قرض کے بوجھ کا تناسب (debt burden ratio) کہتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے صارفی قرضوں کے لیے قرض کے بوجھ کے تناسب (DBR) میں نرمی کرتے ہوئے اسے 50 فیصد سے بڑھا کر 60 فیصد کر دیا ہے۔ اس سے 2.3 ملین افراد کو ضرورت کے اِس زمانے میں بینکوں سے مزید قرضے لینے کا موقع ملے گا۔

بینک قرضوں کی اصل رقم کی ادائیگی ملتوی کر دیں گے۔ بینک اور ڈی ایف آئیز قرضوں کی اصل رقم کی ادائیگی ایک سال کے لیے ملتوی کر دیں گے۔ یہ رعایت حاصل کرنے کے لیے قرض لینے والوں کو 30 جون 2020ء سے پہلے بینکوں کو تحریری درخواست دینی ہو گی اور وہ طے شدہ شرائط وضوابط کے مطابق مارک اپ کی ادائیگی کرتے رہیں گے۔ اصل رقم کی ادائیگی کا التوا قرض لینے والوں کی کریڈٹ ہسٹری پر اثرانداز نہیں ہو گا اور یہ سہولتیں کریڈٹ بیورو کے ڈیٹا میں ری اسٹرکچرنگ ؍ری شیڈولنگ کے طور پر رپورٹ نہیں کی جائیں گی۔ اگلے سال کے دوران مجموعی اصل رقم تقریباً 4700 ارب روپے ہو گی۔

قرضوں کی ری اسٹرکچرنگ ؍ری شیڈولنگ کے ضوابطی پیمانوں میں 31 مارچ 2021ء تک عارضی نرمی کر دی گئی ہے۔ جن قرض گیروں کو اصل رقم کی ادائیگی میں ایک سال کی توسیع کے علاوہ ریلیف درکار ہے ان کے لیے اسٹیٹ بینک نے قرضوں کی ری اسٹرکچرنگ ؍ری شیڈولنگ کے ضوابطی پیمانوں میں نرمی کر دی ہے۔ وہ قرضے جو ادائیگی کی مقررہ

تاریخ کے 180 دن کے اندر ری اسٹرکچر، ری شیڈول کیے جائیں انہیں نادہندہ شمار نہیں کیا جائے گا۔ بینکاری شعبے پر لازم نہ ہوگا کہ وہ ایسے قرضوں کے عوض وصول نہ ہونے والے مارک اپ کو معطل کردیں۔ علاوہ ازیں "ٹریڈ بلز" کے زمرے کی میعاد بھی 180 دن سے بڑھا کر 365 دن کردی گئی ہے۔

بینکوں کی فنانسنگ پر مارجن کال کی شرائط میں کمی کردی گئی ہے۔ حصص کی قیمتوں میں بھاری کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے لسٹڈ شیئرز میں بینکوں کی فنانسنگ پر مارجن کال کی 30 فیصد شرط میں خاصی کمی کرتے ہوئے اسے 10 فیصد کردیا گیا ہے۔ بینکوں کو قرض لینے والوں کو اپنے گروپ کی کمپنیوں کے حصص پر قرضے دینے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس وقت بینکوں نے لسٹڈ شیئرز کے عوض 100 ارب سے زائد کے قرضے دے رکھے ہیں۔

اسٹیٹ بینک اور پی بی اے کو توقع ہے کہ ان اقدامات سے گھرانوں اور کاروباری اداروں کو رونا وائرس سے پیدا ہونے والے مالی مسائل سے نمٹنے میں مدد ملے گی۔ اسٹیٹ بینک گھرانوں اور کاروباری اداروں کو درپیش معاشی صورت حال اور قرضوں کے حالات کا جائزہ لیتا رہے گا اور تعطل کے اس عارضی مرحلے میں پی بی اے کی شراکت سے معیشت کو صحیح راہ پر گامزن رکھنے کے لیے ضروری اضافی اقدامات کے لیے تیار ہے۔

***